وہ بھی اسی طرح ناجائز ہو گی، جس طرح کہ ہمارے مذہب کے مشاہیر کی متعدد کتابوں میں صراحت موجود ہے۔ ہمارے متاخرین فقہاء نے صرف تعلیمِ قرآن پر اُجرت کے جواز کا فتویٰ دیا ہے۔ تلاوتِ قرآن پر اُجرت لینے کا فتویٰ نہیں دیا ہے اور وہ جواز کا فتویٰ دیا ہے تو تعلیمِ قرآن کے معاوضے کو بھی بربنائے ضرورت جائز قرار دیا ہے۔ ورنہ قرآن مجید کے ضائع ہونے کا خوف ہے اور تلاوتِ قرآن پر اُجرت لینا کوئی اس طرح کی ضرورت نہیں ہے۔ جس طرح کہ میں نے اپنی کتاب شفاء العلیل میں (جس کا اُوپر ذکر ہوا ہے) واضح کر دیا ہے"۔ آخر میں انہوں نے یہ لکھا ہے کہ حضرت حسنؓ بن علیؓ سے اس فدیۂ صلوٰۃ کے بارے میں پوچھا گیا جس کی وصیت مرض الموت میں خود مرنے والا کرے کہ کیا یہ جائز ہے؟ تو انہوں نے فرمایا "نہیں"۔

یہ تو فقہی اقوال کی روشنی میں مختصر جواب ہے لیکن کتاب و سنّت اور فقہائے مجتہدین کی مفصل آراء کی روشنی میں اس مسئلے میں قولِ فیصل یہ ہے کہ فدیہ یا اسقاط یا کفارہ و بدل وغیرہ کی جو صورتیں بھی مشروع ہیں۔ وہ صرف اس حالت میں ہیں جب کہ کسی مکلف مسلمان کی کوئی عبادت نماز، روزہ، حج، زکوٰۃ وغیرہ بربنائے عذر فوت یا قضا ہوتی ہو۔ اور اس کوتاہی یا قصور پر اُسے ندامت ہو اور وہ اپنی زندگی ہی میں اُس کی تلافی کی جو شکل شریعت میں مقرر ہے ممکن حد تک کوشش کرے یا کم از کم اس کی تمنا رکھے۔ لیکن جس شخص کے فرائض مسلسل اور کثرت کے ساتھ بلا عذرِ شرعی ترک ہوتے رہیں۔ وہ اگر زندگی میں بھی محض تطوعات سے (مثلاً نمازوں کے عوض میں کچھ گندم حیلہ اسقاط کے طور پر دے کر) تلافی مافات کی کوشش کرے تو یہ اس کی زندگی میں بھی خود اس کی طرف سے قابل قبول نہیں ہے۔ چہ جائیکہ اس کے مرنے کے بعد کچھ دوسرے لوگ اس کی طرف سے یہ حیلہ اختیار کریں۔ اس پر بھی علماء کا اجماع ہے کہ فرائض کی تلافی یا نیابت نوافل سے نہیں ہو سکتی۔ مثلاً کوئی شخص فرض نماز تو نہ پڑھے، زکوٰۃ و عشر واجب ہونے کے باوجود نہ دے تو وہ خواہ کتنے نفل پڑھتا رہے، کتنا صدقہ دیتا رہے۔ اس کے ذریعے سے ترکِ فرائض کا جرم کسی حیلے سے ساقط نہیں ہو سکتا۔

۲۔ جنازے کے ساتھ عورتوں کا چلنا یا میت پر یا میت کے لئے مرد یا عورت کا بین کرنا یعنی آواز کے ساتھ ہائے وائے کرنا اور نوحہ کرنا شرعاً ممنوع ہے۔ الشرح الکبیر شرح منیۃ المصلی جو کبیری کے نام سے معروف ہے۔ اس کے آخر میں ابواب الجنائز میں ہدایہ اور دیگر کتب کے حوالے سے لکھا ہے۔

"لا ینبغی للنساء ان یخرجن مع الجنازۃ وعلیہ الجمہور"